بلیٹن ۳۴

پاکستان کورونا وائرس سِوا ایکٹس مہم

تمہید

اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (او ایس ایف) کے تعاون سے دو سال سے جاری سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔ اب اس سے آگ بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیانے پر روکنے کی کوششوں میں معاونت کریں گے۔ اگر کرونا وائرس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کورونا وائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی و اقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

- نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) نے پنجاب میں کووڈ-19 سے متاثرہ ایک مریض کی موت واقع ہونے کی تصدیق کر دی۔
- پاکستان میں نفرت انگیز تقاریر کو ابھارنے میں جعلی خبروں اور جھوٹی معلومات کا کردار
- جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے۔

کووِڈ-۱۹ ڈیش بورڈ (پاکستان)

کل ریکوریز
1,548,286

کل اموات
30,656

کل ایکٹو کیس
1,689

تصدیق شدہ کیس
1,580,631

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) نے پنجاب میں کووڈ-19 سے متاثرہ ایک مریض کی موت واقع ہونے کی تصدیق کر دی:

قومی ادارہ برائے صحت نے اپریل کے مہینے میں جمعہ کے روز کووڈ-19 سے متاثرہ مریض کی موت واقع ہونے کی تصدیق کی ہے۔این آئی ایچ کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، اپریل کے مہینے میں پورے ملک میں کووڈ-19 کے 53 نئے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ کووڈ-19 کیسز کی مثبت شرح کا تناسب 1.37 فیصد رہا، 13 مریض انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہوئے، جبکہ پورے مہینے میں کل 3,863 افراد کے کووڈ-19 ٹیسٹ کیے گئے۔

پنجاب کے شہر لاہور میں 595 افراد کے کووڈ-19 ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 11 افراد میں کووڈ-19 کی شناخت ہوئی اور یوں لاہور میں کووڈ-19 کی مثبت شرح 1.85 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ اسلام آباد میں 453 افراد کے کووڈ-19 ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 10 افراد کے کووڈ ٹیسٹ مثبت آئے ہیں جبکہ کووڈ-19 کی مثبت شرح 2.21 فیصد ریکارڈ کی گئی۔

وزیر برائے نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کوآرڈینیشن ، قادر پٹیل کا کہنا تھا کہ حکومت نے کووڈ-19 کے کسی بھی ذیلی وائرس سے نمٹنے کے لئے ملک میں سرحدی اور عوامی صحت کی خدمات کے بہترین انتظامات قائم کر دیے ہیں۔ ملک میں تمام داخلی راستوں پر بشمول ہوائی اڈوں کے موثر نگرانی کا بندوبست کیا گیا ہے۔ تمام ہوئی اڈوں پر تیز ترین اسکریننگ اور کووڈ-19 ٹیسٹ کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ عوام اطمینان رکھیں اور کسی قسم کی افواہوں پر کان نہ دھریں کیونکہ ملک میں کووڈ-19 کی صورتحال مکمل طور پر کنٹرول میں ہے۔ قادر پٹیل کے مطابق 90 فیصد عوام کو پہلے ہی کووڈ-19 کی ویکسین دی جا چکی ہے۔ "ایک چوکس اور موثر نظام بہترین ٹیم کیساتھ ملک میں کوڈ-19 کی کسی ذیلی قسم سے ہنگامی طور پر نمٹنے کے لئے مکمل فعال ہے"۔

ملک کے مختلف بارڈروں پر عوامی صحت کی خدمات کے ادارے بین الاقوامی اصولوں پر عمل درآمد کروا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہ کووڈ-19 کی کسی بھی ذیلی قسم او میکرون یا بی ایف 7 کی وجہ سے ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لئے صحت کا نظام مکمل طور پر فعال ہے۔

ذرائع:

NIH confirms one death from Covid-19 in Punjab - Pakistan - Business Recorder (brecorder.com)

NIH confirms one death from Coronavirus in Punjab (app.com.pk)

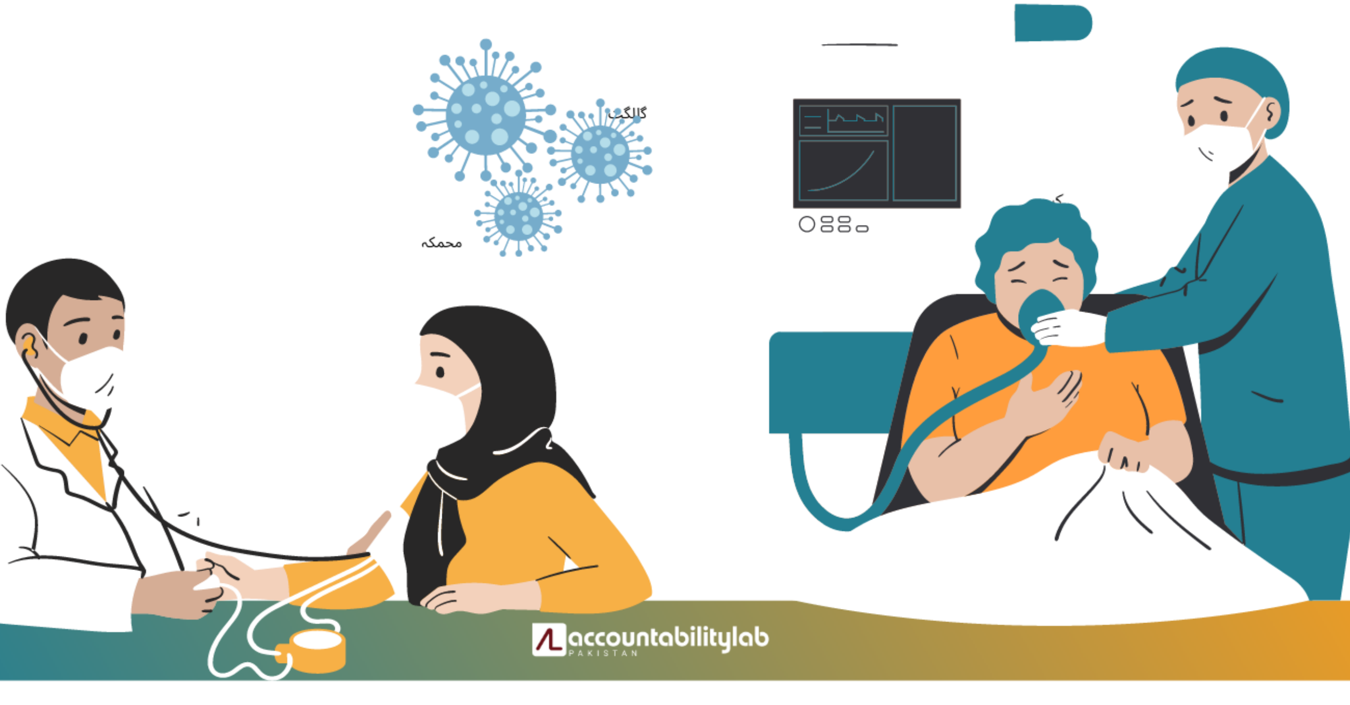

پاکستان میں نفرت انگیز تقاریر کو ابھارنے میں جعلی خبروں اور جھوٹی معلومات کا کردار:

پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کو سماجی یا سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک ہربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ معلومات کے ذریعے آراء قائم کی جاتی ہیں، جب جعلی خبروں یا غلط معلومات ایک خاص ایجنڈے کے تحت پھیلائی جاتی ہیں تو نفرت انگیز تقاریر کو جنم دیتی ہیں۔ غلط معلومات نفرت انگیز تقاریر کو کس طرح سے ہوا دیتی ہیں یہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکٹری انتونیو گوٹیرس کے یو این سیکورٹی کونسل کے اجلاس میں خطاب سے سمجھا جاسکتا ہے۔

> "جعلی خبریں، غلط معلومات اور نفرت انگیز تقاریر کو تیزی سے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کا مقصد بلکل واضع ہے، لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کرنا، کمزور معاشروں اور دنیا میں امن کے لئے کام کرنے والوں میں خوف پھیلانا، اور دوسروں پر مظالم کرنے کا کھلا لائسنس دینا شامل ہیں"۔

یہ اہم ریمارکس غلط معلومات سے لاحق خطرات کے بارے میں بتاتے ہیں۔

اپنے قیام سے ہی پاکستان میں سماجی نظام ایسا چلا آرہا ہے کہ مذہبی سیاسی اور فرقہ وارانہ گروہوں کے رہنماؤں کا رائے عامہ بنانے میں بہت اہم کردار رہا ہے۔ معاشرے کے عمائدین اور سیاسی لوگوں کا خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں خواندگی کی شرح قومی اوسط سے کم ہے، لوگوں کے جذبات کو تشکیل دینے میں بہت اہم کردار رہا ہے۔

ان سیاسی قائدین اور عمائدین کے پاس لوگوں میں غلط معلومات کے ذریعے نظریات اور عقائد کو اپنے مفادات کے مطابق استعمال کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ یہ لوگوں کو کسی خاص معاشرے، مذہبی فرقے، سیاسی جماعت یا مخصوص شخص جس سے وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمھتے ہیں، کے خلاف اپنے فالورز میں ایک خاص طرز کی فکر پیدا کرتے ہیں جو کہ لوگوں کو میں اس مخصوص گروہ یا شخص کے خلاف نفرت پر مبنی جذبات پیدا کرتی ہے اور نفرت انگیز تقاریر کو جنم دیتی ہے اور بعض صورتوں میں تو نفرت کی بنیاد پر لوگوں کے خلاف کارروئیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

پاکستان میں موجودہ سماجی اور سیاسی حالات کی وجہ سے عوام میں بڑھتی ہوئی پریشانیاں، مہنگائی، بے روزگاری اور دیگر وجوہات کی بنیاد پر لوگوں میں عدم برداشت کا ماحول بڑھتا جارہا ہے۔ لوگوں میں عام طور پر یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں جو ان کے مذہبی اور سیاسی عقائد ہیں لوگ صرف انہی کو قبول کریں جبکہ دوسروں کے عقائد کو تضحیک آمیز اور ناقابل قبول سمجھا جاتا ہے۔

جب اس طرح کی سوچ کی مختلف میڈیا ہاؤسز، سیاسی پارٹیاں اور سیاسی خطابات کے ذریعے حوصلہ افزائی کی جائے گی تو پھر یہ نتیجے کے طور پر لوگوں میں دوسروں کے نقطہ نظر کو برداشت کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور دوسروں پر بے بنیاد الزامات کو بڑھاوا دیتی ہے۔ ملک کے خراب معاشی حالات کے پیش نظر لوگوں میں یہ عدم برداشت پھر نفرت انگیز تقاریر میں بدل جاتی ہے۔

نیوز ایجنسیز کے ذریعے بھی غلط معلومات پھیلائی جاسکتی ہیں۔ نیوز چینلز اور نیوز پیپر بعض اوقات کسی خاص ایجنڈے کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں اور اس کا انحصار اس بات پر ہو سکتا ہے کہ اس نیوز چینل یا نیوز پیپر کو مالک کی طرف سے کس ایجنڈے کے فروغ کے لئے ہدایات دی گئیں ہوں یا پھر انہیں کسی ایجنڈے کے فروغ کے لئے فنڈز دیے گئے ہوں۔ سیاسی پارٹیاں بھی سیاسی مقاصد کے لئے غلط معلومات پھیلا سکتی ہیں۔ سیاسی لیڈر شپ بھی اپنے لیڈروں، کارکنوں اور پارٹی کے ترجمانوں کے ذریعے سیاسی پارٹیوں کے فروغ کے لئے جان بوجھ کر غلط معلومات پھیلا سکتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات مذہبی اسکالرز بھی اپنے مختلف خطابات کے ذریعے یا تعلیمات کے ذریعے پر تشدد نظریات کو فروغ دے رہے ہوتے ہیں۔ نتیجتا" نفرت انگیز تقاریروں کو فروغ ملتا ہے۔

لوگ سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کیخلاف نفرت انگیز پوسٹیں لگا رہے ہوتے ہیں کیونکہ عمومی طور پر انہیں اس پلیٹ فارم پر آزادی اظہار رائے کی آڑ میں سوشل میڈیا کی ریگولیشن کے لئے ناپید قوانین کی وجہ بہت کم احتساب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مختلف مثالوں سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں کیسے نفرت انگیز تقاریر کو فروغ دیا گیا ہے۔ آسیہ بی بی اور سلمان تاثیر کے ہائی پروفائل کیسز اس ضمن میں بہت بڑی مثالیں ثبوتوں کیساتھ موجود ہیں۔ معاشرے کے مختلف گروپوں کی جانب سے پولیو ویکسین سے انکار وسیع پیمانے پر پھیلنے والی غلط معلومات کا نتیجہ ہے۔ پولیو ویکسین کے بارے میں یہ وسیع پیمانے پر یہ پھیلایا گیا ہے کہ یہ یہ بچوں کی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہے جس کی وجہ سے مظاہرین نے پولیو ورکرز کے خلاف انتہائی جارحانہ رویہ اختیار کیا۔

- مثال کے طور پر جنید جمشید کیس —— مذہبی کیس
- مثال کے طور پر توشہ خانہ کیس۔۔ سیاسی کیس

اب بڑا سوال یہاں پر یہ رہ جاتا ہے کہ کیسے جعلی خبروں اور غلط معلومات سے نمٹا جائے تا کہ نفرت انگیز تقاریز پر قابو پایا جاسکے۔
پاکستان کا قانونی نظام کسی حد تک اس مسئلے کا پاکستان پینل کوڈ (پی پی سی) میں احاطہ کرتا ہے کہ 'کوئی بھی فرد یا گروہ لوگوں کے درمیان مذہب، نسل، زبان، علاقے، قوم یا معاشرے کی بنیاد پر دشمنی، نفرت انگیز تقاریر، برے ارادوں کی بنیاد بر اختلافات پیدا کرتا ہے تو اس کو قانون کی مطابق سزا دی جائے گی'۔ اسی طرح نیشنل ایکشن پلان (این اے پی) کا پانچوں پوائنٹ بھی نفرت انگیز تقاریر سے متعلق ہے۔ جس کے مطابق اگر کوئی نیوز پیپر یا میگزین کوئی ایسا مواد نشر کرتا ہے جو نفرت انگیز، شدت پسندانہ، فرقہ وارایت یا عدم برداشت کو فروغ دیتا ہے تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ مندرجہ بالا قانونی نظام پر نفرت انگیز تقاریر سے نمٹنے کے لئے سختی سے عمل کیا جائے اور سزا کے طور پر مثالیں قائم کی جائیں۔ غلط معلومات اور نفرت انگیز تقاریر سے نمٹنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اصلاحات بھی کی جائیں۔

- اسکولوں میں قومی نصاب کا بغور جائزہ لینا چاہیے اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارے طالب علموں کا کسی ایسے مواد سے واسطہ نہ پڑے جس سے ان میں کسی کمیونٹی یا فرقے کے خلاف نفرت یا انتہای جذبات پیدا ہوں۔
- مدارس میں دنیاوی تعلیم کو بھی نصاب میں لازمی شامل کیا جانا چاہیے۔
- میڈیا اور نیوز ایجنسیز کی طرف سے جاری کردہ مواد کی کڑی نگرانی کی جانی چاہیے تاکہ ناظرین، سامعین یا پڑھنے والوں کیساتھ کسی بھی قسم کا ایسا مواد شئیر نہ ہو جس سے ان میں دوسروں کے خلاف نفرت انگیز جذبات پیدا ہوں۔

جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے:

جعلی خبروں اور غلط معلومات سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل موثر اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

۰۱

بنیادی معلومات کا جاننا:
ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ یہ ضرور جانیں کہ جعلی خبریں کیا ہیں، یہ کیسے پھیلتی ہیں اور ان کے معاشرے اور انفرادی طور پر لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟

۰۲

ذرائع کا جاننا:
خبروں کو دوسروں کیساتھ شئیر کرنے سے پہلے اس کے ذرائع کی تصدیق کریں۔ یہ چیک کریں کہ ذریعہ نامور اور قابل اعتماد ہے اور درست معلومات شئیر کرنے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

۰۳

کہانی سے ہٹ کر پڑھیں:
کسی بھی کہانی کو دوسروں کیساتھ شئیر کرنے سے پہلے اس کے درست ہونے کی دیگر ذرائع سے تصدیق کریں کہ کیا یہ نامور میڈیا کے ادارے سے شئیر کی گئی ہے؟ اگر کہانی اشتعال انگیز یا سنسنی خیز مواد رکھتی ہے تو اس کی تصدیق کے لئے مزید تحقیق کریں۔

۰۴

معلومات بغیر تصدیق کے شئیر نہ کریں:
کہانی کی درستگی اور تصدیق کئے بغیر اسے شئیر مت کریں۔ جعلی خبریں شئیر کرنے سے انفرادی طور پر اور معاشرے پر اس کے منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

۰۵

فیکٹ چیکنگ ٹولز کا استعمال کرنا
خبروں اور کہانیوں کی تصدیق کے لئے فیکٹ چیکنگ ٹولز کا استعمال کریں۔

۰۶

جعلی خبروں کو رپورٹ کریں:
سوشل میڈیا، ویب سائٹس اور اخباروں میں موجود جعلی خبروں کو رپورٹ کریں۔ سوشل میڈیا چینلز جعلی خبروں کو شئیر کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اب سوشل میڈیا پر جعلی خبروں کو روکنے کے حوالے سے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

۰۷

تنقیدی سوچ کو فروغ دینا:
دوستوں اور خاندان کے افراد میں تنقیدی سوچ اور خبروں کو شئیر کرنے سے پہلے تصدیق کرنے کو فروغ دیں۔ مندرجہ بالا تمام اقدامات اٹھا کر انفرادی طور پر لوگ جعلی خبروں کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں اور دوسروں تک درست معلومات شئیر کرنے قابل ہو سکتے ہیں۔